

# مطبوعات

صحیفہ ہمام بن منبہ | از جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ، ٹوی۔ ٹرائع کردہ: الھدیٰ بک ایجنسی، نظام شاہی روڈ، حیدرآباد دکن قیمت بلا جلد تین روپے اٹھ اٹھانے۔ مرسلہ: مکتبہ نشاۃ ثانیہ، معظّم جاہی کٹیڈ حیدرآباد دکن۔

علمی تحقیق کے میدان میں جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے اب تک جو خدمات انجام دی ہیں وہ خالص علمی نقطہ نظر سے بھی اور اس سے بڑھ کر اسلامی و دینی نقطہ نظر سے بڑی بھاری قدر و قیمت کی حامل ہیں۔ موصوف کا کیا ہوا کام ملت پاکستان کے لیے سرمایہٴ افتخار ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ تازہ ترین نتیجہ کاوش و جستجو اس کام میں ایک گراں بہا اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔ کتاب کا ٹیسرا ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔

مکتبہ نشاۃ ثانیہ، حیدرآباد دکن کی طرف سے یہ کتاب جس روز ہمیں موصول ہوئی وہ پورا دن ایک عجیب مسرت میں گذرا، جیسے کسی کو اپنا کوئی گمشدہ فعل واپس مل گیا ہو۔ یہ دراصل فتنہ انکار حدیث کے علمبرداروں کے اس دعوے کی ایک قطعی اور صریح تردید ہے کہ احادیث دو دور نبوت کے دو ڈھائی صدی بعد سے مدون ہونا شروع ہوئیں اور وہ بھی بطور ایک جعل و سازش کے! خود دو دور نبوت میں مرے سے احادیث کا ریکارڈ نہیں کیا گیا، بلکہ اس کی مخالفت کر دی گئی تھی۔ یہ دعویٰ درحقیقت جس نتیجے تک پہنچانے کے لیے نمودار ہوا وہ

یہ تھا کہ سنت رسول کو شرعی حجت و سند ہونے کی حیثیت نظام دینی میں حاصل نہیں۔ اس کے جواب میں بہت سے اہل علم نے بڑا قوی استدلال کیا ہے اور دو دور نبوی کے اندر حدیث کو ریکارڈ کرنے کا جو کام ہوا تھا اس کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلے میں آنحضرت کے خاص الخاص شاگردوں اور زیر تربیت صحابہ کے مرتب کردہ مجموعہ ہائے احادیث کے بارے میں تاریخی شہادتیں پیش کی گئی ہیں۔ مگر یہ چیزیں معقول اور سنجیدہ اصحاب کے لیے تو موجب اطمینان ہو سکتی ہیں، اہل فتنہ کا منہ بند نہیں کر سکتیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے اس سلسلے میں ایک ٹھوس تحقیقی مہم یہ شروع کی ہے کہ دو دور نبوت کی دستاویزات، مکاتیب، سرکاری

مراسلات اور ان کے ساتھ ساتھ صحابہ کے مرتب کردہ صحف کو تاریخ کے خزانے میں سے برآمد کیا جائے چنانچہ اس قسم کے نتائج تحقیق "عہد نبوی کے نظام حکمرانی" "رسول اکرم کی سیاسی زندگی" "الذرائع السياسية في العهد النبوي" والحفاظۃ الراشدہ " (مطبوعہ مصر) وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ صحیفہ ہمام ابن منیہ " اسی نوعیت کا ایک تیار حاصل جستجو ہے۔ اب اس صحیفہ کی حقیقت سنئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبنی تھے اور دنیا و دنیاویا سے کٹ کر نبی اکرم صلعم کے ہمراہ تھے اور اپنی ساری توجہ علم کتاب و سنت کے اکتساب کے لیے وقف کر دی۔ اسی لیے آپ محدثین کے لیے سلسلہ روایت حدیث کی اہم ترین اولین کڑیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ نے حفظ حدیث کے علاوہ تحریری طور پر بھی احادیث کا ریکارڈ رکھا ہے۔ آپ کے ایک ہم وطن ہمام بن منیہ دین سیکھنے مدینہ آئے تو وطنی نسبت کے زیر اثر حضرت ابو ہریرہ سے خاص تعلق ہوا۔ آپ نے ان کو ڈیڑھ سو احادیث اہتمام سے املا کرائیں اور اس طرح ایک مجموعہ احادیث "الصحیفۃ الصحیحہ" مرتب ہو گیا۔ یہ واقعہ بہر حال حضرت ابو ہریرہ کی وفات سے قبل کا ہو سکتا ہے اور آپ کا سال وصال ۳۵ھ یا اس کے لگ بھگ ہے۔ گویا یہ مجموعہ قطعی طور پر پہلی صدی ہجری کے وسط کا ہوا۔ اس مجموعہ کو محدثین، خصوصاً امام بخاری نے بنیادی ماخذ کی صف میں لیا ہے۔ اور اس کی پوری احادیث صحاح ستہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ کمال یہ ہے کہ بعد کے مؤلفوں نے مفہوم تو کیا، کوئی لفظ تک نہیں بدلا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید ضمنی تحقیق و کاوشیں کر کے یہ بھی بتایا ہے کہ صحیفہ ہمام کس طرح یہ حفاظت منتقل ہوتا چلا آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے مختلف مخطوطات کو ڈھونڈنا کمال ہے اور ان کا پورا پورا تقابل بھی کر دیا ہے۔ بقول ڈاکٹر صاحب اب یہ چیز ثابت ہو گئی ہے کہ :-

"امام بخاری نے کوئی چیز من گھڑت اور جعل سازی کر کے نہیں لکھی بلکہ اسناد میں ماخذ و ماخذ کا جو سلسلہ دیا ہے وہ پورے کا پورا واقعی اور حقیقی بھی ہے اور اب تمام ہمارے سامنے آجانے سے ان کی صداقت کی جانچ بھی ممکن ہو گئی ہے اور یہ سب کے سب سچے ثابت ہونے اور کس شان کے ساتھ!

واقعہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے علم و ارباب سنت کو منکرین حدیث کے مقابلے میں ایک مضبوط ہتھیار فراہم کر دیا ہے۔ اہل ڈاکٹر صاحب مزید کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کے وعدے کے ساتھ "ان عیننا بیانہ"

لے واضح رہے کہ یہی احادیث دوسرے صحابہ سے بھی مروی ہیں اور مختلف سلسلہ ہائے اسناد سے ثابت ہیں۔

کا جو مژدہ سنایا تھا اس کی وجہ سے ہم پہلے سے یقین رکھتے ہیں کہ تمہیں کتاب کے کارنامہ دنیوی کی بھی اللہ تعالیٰ خود حفاظت فرمانے والا ہے۔ عہد نبوی کے وثائق و خطوطات کے دوسرے ریکارڈ کے ساتھ ساتھ صحیفہ بہام کی برآمدگی نے اس یقین کو اور پہلے سے زیادہ مستحکم کر دیا ہے۔

کتاب میں صحیفہ صحیحہ کو جدید اسلوب پر ایڈٹ کر کے متن اور ترجمہ دینے کے علاوہ ایک قیمتی دیباچہ بھی ڈاکٹر صاحب نے قلمبند فرمایا ہے جو بجائے خود اہم معلومات اور قیمتی اکتشافات پر مشتمل ہے۔ اس میں ایک طرف خاصی تفصیل سے یہ دکھایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواندگی اور علم کو عام کرنے کے لیے کتنا کام کن کن تدابیر سے کیا اور کس طرح سوسائٹی کو اس قابل بنایا کہ دین و حکمت اور کتاب و سنت کو محفوظ کر سکے اور جوں کا توں آگے منتقل کر سکے۔ دوسری طرف یہ واضح کیا ہے کہ سنت رسالت اور احادیث نبوی کا تحریری ریکارڈ خود دور رسالت میں کہاں تک ہوا۔ اور اس میں کیا کچھ اب ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ بعد میں مزید تحقیق کرنے پر کچھ اور قیمتی معلومات ہاتھ آئیں، ان کو کتاب کے آخر میں "باز یاد کے زیر عنوان" دیا گیا ہے۔ اس حصے کو پڑھنے سے گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے سیکرٹری ایٹم سے تعارف حاصل ہو جاتا ہے۔

احادیث کے ترجمہ پر راقم الحروف کوئی ماہرانہ رائے تو نہیں دے سکتا تاہم بعض مواقع قابل غور معلوم ہوئے ہیں۔ حدیث ۲۹۰ و ۲۹۱ میں جنگ کو "خزعہ" فرمایا گیا ہے، اس لفظ کا ترجمہ "دھوکا" کے لفظ سے کیا گیا ہے حالانکہ اردو زبان میں "دھوکا" کا لفظ لازماً مجھے معنی رکھتا ہے اور اخلاقی حس سے ٹکرانا ہے پس کیا یہ منقول نہ ہوگا کہ اردو میں "خزعہ" کا ترجمہ "چال" وغیرہ الفاظ سے کیا جائے۔

حدیث ۳۰۱ میں عالم حقیقت کے متعلق آیا ہے کہ "ولا خطر علی قلب بشر" اس کا یہ ترجمہ کہ "نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خطرہ گذرا" اردو زبان کے لحاظ سے بہت بے دھنگا ہے۔ بروئے لغت "خطر الامر لہ" کے معنی اگر لاج فی فکرہ "ہیں اور خطرہ الامر بہالہ و علی وفقی بالہ" کا مطلب اگر "ذکرہ بعد نسیان کے الفاظ سے معین ہوتا ہے تو مذکورہ ترجمہ کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ اصل مدعا یہ ہے کہ وہاں وہ کچھ ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ انسانی ذہن اس کا خیال یا تصور تک کر سکتا ہے۔

حدیث ۳۰۲ کے ترجمہ میں گناہ کو مومنٹ قرار دے کر "گناہیں معاف کر دی جاتی ہیں" کا لکڑہ درج کیا گیا ہے۔

انتخابیہ حیدرآبادی زبان کے امتیازات میں سے ہوگا، لیکن عام اردو دانوں کے لیے نامانوس ہے۔

حدیث ۵۹۔ ”اجب ریک“ کا ترجمہ دیا گیا ہے ”تہلے پروردگار کے پاس چلو، سالانہ اردو میں کہنا چاہیے

”اپنے پروردگار کے پاس چلو!“

سب سے بڑی خوشی یہیں اس بات سے ہوئی کہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب جو شروع شروع میں مستشرقین کی طرح صرف دماغ ہی دماغ کی جولانگاہوں کی طرف رخ کر کے چلے تھے، بعد میں آہستہ آہستہ ان کا دل بھی متحرک ہوتا گیا اور اب دلیل کے ساتھ جذبہ عقلیت کے ساتھ ایمان اور تحقیق کے ساتھ ساتھ مقصدیت بھی کار فرما ہے۔

ہم اس کتاب کی اشاعت پر اسلامک پبلیکیشنز سو سائٹی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جس نے نہایت مفید اور ضروری کاموں کا منصوبہ بنا کر صحیفہ ہمام جیسی نادر چیزیں پیش کرنے کا آغاز کیا ہے۔ الھدیٰ بک انجینی بھی ہمارے ہدیہ تبریک سے حصہ پانے کی مستحق ہے جس کے انتہام سے یہ کتاب طبع ہوئی۔